۴۔ محترمہ جویریہ خالد	پردہ کی اہمیت سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۵۹
۵۔ محترمہ عفت کنول	خواتین کی علمی خدمات سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۶۳
۶۔ محترمہ انعم علیم	خواتین کے سیاسی حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۶۷
۷۔ محترمہ مریم	خواتین کا مقام سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۷۳
۸۔ محترمہ سعدیہ عاقل	اسلام سے قبل خواتین کا مقام سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۷۷
۹۔ محترم ثمر شکیل	خواتین کے حقوق بحیثیت بیوی سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۸۲
۱۰۔ محترمہ ثونیہ شہزاد	خواتین کے لئے علم کی اہمیت سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۸۶
۱۱۔ محترمہ شفق پروین	بیوی کے فرائض سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۸۸
۱۲۔ محترمہ شگفتہ محمود	خواتین سے حسن سلوک سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۹۴
۱۳۔ محترمہ شمائلہ اعوان	ماں کے حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	۳۹۸

گوشہ عربی

۱۔ عناية المحدثات بصحيح البخاري "دراسة وتدريسا"	دكتور عبدالحي المدني	۴۰۳
۲۔ مكانة المرأة حقوقها وواجباتها في الديانة الهندوسية	الأستاذ الدكتور صلاح الدين ثاني	۴۴۱
۳۔ ریسرچ اسکالر سے درخواست	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	۴۶۴

گوشہ سندھی

١. عورتن جا مالي حق — ڈاڪٽر زرينا قاضي — ۴۷۰
اسلامي تعليمات ۽
سنڌ ۾ رائج مذهبن ۽
رسمن جي حوالي سان

٢. عورت جو مقام ۽ مرتبو — پروفيسر ڈاڪٽر عبدالوحيد انڙ — ۵۰۷
سيرت طيبہ ﷺ جي روشني ۾

٣. اسلامي ۾ عورتن جا — پروفيسر عبدالوسع پشو — ۵۱۷
حقوق و فرائض
سيرت طيبہ ﷺ جي روشني ۾

۴. عورتن جو لباس — پروفيسر ڈاڪٽر عبدالقادر چاچڙ — ۵۳۱
سيرت رسول عليہ السلام جي روشني ۾

گوشہ انگلش

Index

1- The Life Of Hazrat Khadija Tul Kubra (رضی اللہ عنہا) As An Ideal Wife, A Model Of Behavior For Women — 70
Dr. Aziz-ur-Rehman Saifee

2- The Veil curse or blessings on women! In perspective of women rights from Seerat-e-Tayyeba(ﷺ) — 31
Prof. Dr Muhammad Bilal Usmani

3- Polygamy Practice and Polygamous Sects in Christianity and Christendom — 58
Prof. Dr. Shaikh Muhammad Ishtiaq

4- Better Attitude With Women In The Light Of Seerat-E-Tayabah — 70
Prof. Dr.Karam Husain Wadho

5- Status and Significance of woman in Islam — 102
Prof. Dr Habib ur Rehman

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی ۴۵۴

مرتب: پروفیسر شائستہ سلطانہ، ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

- پانچویں سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۱۳-۲۰۱۲ء کی روداد
- سیرت نگار ایوارڈ یافتگان، حسن کارکردگی ایوارڈ یافتگان
- پانچویں سالانہ صوبائی سیرت طیبہ ﷺ کانفرنس پر منتخب شرکاء کے تاثرات اور نئی کانفرنس ۲۰۱۴ء کے لئے تجاویز
- ہائر ایجوکیشن کمیشن سندھ کے بارے میں اساتذہ کی تجاویز
- دوروزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۱۲ جون ۲۰۱۱ء، مکالمہ بین المذاہب پر ارباب علم ودانش کے تاثرات
- ۱۳-۲۰۱۲ء کے لئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے منتخب عہدیداران

گوشہ تعارف وتبصرہ کتب ۵۷۳

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

- دینی مسائل اور ان کا حل: مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج
- علوم الحدیث: پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی
- مدرسه مظهر العلوم کڙي ڪراچي جون ديني ۽ سياسي خدمتون (سنڌ) : ڊاڪٽر عبدالوحيد انڊڙ
- حضور اقدس ﷺ کے طنز ومزاح: پروفیسر ریاض الدین ربانی
- اقبال اور حدیث: ڈاکٹر محمد عبدالمقیت شاکر علیمی
- فانوس (بچوں کے لئے منظوم کلام): منظر عارفی
- تحفہ حرمین شریفین: مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالرحمن کوثر مدنی
- روضة الازهار فی محبة الصحابة للنبی المختار (عربی): مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالرحمن کوثر مدنی
- عورت کی زیب وزینت قرآن وسنت کے آئینہ میں: گلریز محمود صاحب
- ان سنتوں پر عمل کون کرے گا؟: امان اللہ اسماعیل

- نکاح وطلاق: امان اللہ اسماعیل
- ششماہی مجلہ الایضاح تیئسواں شمارہ ۲۰۱۱ء: پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد خان
- ششماہی نصرت الاسلام گلگت ج/ ۲،ش/ ۵۔۶ ، ۲۰۱۳ء: مولانا قاضی نثار احمد ایڈیٹر ابن شہزاد حقانی
- سہ ماہی ندای اسلام، ج/ ۱۴۔ ۱۳،ش/ ۵۲۔ ۵۳: محمد قاسم نبی کمال
- جہان حمد، قرآن نمبر: طاہر حسین طاہر سلطانی
- پہچان (تاج نمبر) جنوری ۲۰۱۳ء سلسلہ نمبر ۲۴: پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی دانش
- تذکرہ کراچی ۲۰۱۳ء شمارہ نمبر ۸: منظر عارفی اور جاوید ہاشمی

گوشہ تعارف و تبصرہ کتب ۵۴۵

- بحریہ کالج ٹاور میں تلاوت ونعت کا بین الکلیات مقابلہ
- گورنمنٹ کالج برائے خواتین شاہراہ لیاقت میں بین الکلیاتی مقابلہ حسن قرأت ونعت
- عبداللہ کالج برائے خواتین میں بین الکلیاتی مقابلہ حسن قرأت ونعت
- قائد ملت گورنمنٹ کالج میں منعقدہ پروگرامز
- لیاقت علی خان شہید رحمۃ اللہ علیہ با اصول محب وطن قائد تھے، ان کی یادگار ۴۵ سالہ قدیم قائد ملت کالج ہمیشہ قائم رہے گا۔ سید شعیب احمد بخاری منسٹر سندھ کا اعلان
- یوم قائد ملت لیاقت علی خان شہید رحمۃ اللہ علیہ
- قائد ملت کالج میں یوم علامہ اقبال a کا انعقاد
- طلباء کی جانب سے عید ملن پارٹی کا انعقاد
- قائد ملت کے سالانہ میگزین ''قائد'' ۱۳۔ ۲۰۱۲ء کی تقریب اجراء
- ساتواں سالانہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج
- قومی کانفرنس فاسٹ یونیورسٹی ۲۰۱۲ء
- قومی صوفی کانفرنس پنجاب یونیورسٹی
- یونیورسل تھینکرز فورم کی خدمات
- قومی سیمینار بعنوان: امت مسلمہ بالخصوص پاکستان کے اہم مسائل اور ان کا حل

نعت بحضور سرور کائنات ﷺ

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اے ظہورِ تو شبابِ زندگی جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی
اے زمیں از بارگاہت ارجمند آسماں از بوسہ بامت بلند
شش جہت روشن ز تابِ روئے تو ترک و تاجک و عرب ہندوے تو
از تو بالا پایہء ایں کائنات فقر تو سرمایہء ایں کائنات
در جہاں شمعِ حیات افروختی بندگاں را خواجگی آموختی
بے تو از نابودمندیہا خجل پیکرانِ ایں سرائے آب و گل
تا دمِ تو آتشے از گِل کشود تودہ ہائے خاک را آدم نمود
ذرّہ دامن گیرِ مہر و ماہ شد یعنی از نیروے خویش آگاہ شد
تا مرا افتاد بر رویت نظر از اَب و اُم گشتہٴ محبوب تر
عشق در من آتشے افروخت است فرصتش بادا کہ جانم سوخت است
(بانگ درا)

ترجمہ نعت:

اے محمد ﷺ! آپ کا ظہور ہی زندگی کا عہد شباب ہے، اور آپ ﷺ کا جلوہ زندگی کے خواب کی تعبیر ہے (یعنی آپ ﷺ مقصودِ حیات ہیں)۔

اے محمد ﷺ! اس زمین نے آپ ہی کی بارگاہ سے بلند درجہ پایا اور آسمان آپ ﷺ کی بارگاہ کو چوم کر سر بلند ہوا۔

اس کائنات کا ہر پہلو (شش جہات) آپ ﷺ ہی کے نور سے روشن ہوا، ترک و تاجک ہوں یا عرب سب آپ کے غلام ہیں۔

آپ ﷺ ہی کی بدولت اس کائنات کا درجہ بلند ہوا۔ اس کی دولت آپ ﷺ

کا فقر ہے۔ (اس کائنات کی حقیقی دولت آپ ﷺ کی زندگی ہے جو فقر سے مملو تھی)

آپ ﷺ نے دنیا میں زندگی کا چراغ روشن کیا اور غلام کو آقائی کا طریقہ سکھایا۔

آپ کے بغیر آب و گل کے اس مقام (دنیا) کا ہر وجود اپنی بے مائیگی پر شرمسار تھا۔

وہ خاک کا ڈھیر تھے آپ ﷺ کے نفسِ گرم نے مٹی کی شکل میں آگ بھر دی تو خاک کے ان تودوں نے آدم کی صورت اختیار کر لی۔

بے حقیقت ذرّے اپنی خداداد قوتوں سے آگاہ ہوئے اور انہوں نے چاند سورج کا دامن تھام لیا۔

جب میری نظر آپ ﷺ کے روئے انور پر پڑی تو آپ ﷺ ماں باپ سے بھی زیادہ محبوب ہو گئے۔

آپ ﷺ کے عشق نے میرے اندر آگ بھڑکا دی۔ اب فرصت گئی اس لئے کہ میری جان جل چکی۔

خواتین کو الطاف حسین حالی رحمۃ اللہ علیہ کا خراجِ عقیدت

اے ماؤں بہنوں، بیٹیو دنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہی، قوموں کی عزت تم سے ہے

تم گھر کی ہو شہزادیاں، شہروں کی ہو آبادیاں
غمگین دلوں کی شادیاں دکھ سکھ میں راحت تم سے ہے

تم ہو تو غربت ہے وطن، تم بن ہے ویرانہ چمن
ہو دیس یا پردیس جینے کی حلاوت تم سے ہے

نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسباں، ایماں سلامت تم سے ہے

فطرت تمہاری ہے حیا، طینت میں ہے مہر و وفا
گھٹی میں صبر و رضا، انساں عبارت تم سے ہے

(مولانا الطاف حسین حالی رحمۃ اللہ علیہ)

اداریہ:

عہد حاضر اور ہم

اے ماؤں بہنوں، بیٹیو دنیا کی زینت تم سے ہے ملکوں کی بستی ہو تمہی، قوموں کی عزت تم سے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیاں، شہروں کی ہو آبادیاں غمگین دلوں کی شادیاں دکھ سکھ میں راحت تم سے ہے

اسلام، اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین حق ہے، یہ انسانوں کی پوری زندگی مہد سے لحد تک کی رہنمائی ورہبری کے لئے آیا ہے۔ زندگی کا کوئی کام یا شعبہ ایسا نہیں جو اس کے احاطے سے باہر ہو۔ اسلام پوری زندگی کا ایک جامع نظام اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو زندگی کی مستور حقیقتوں کو منکشف کرتا ہے۔ یہ نظام انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ اجتماعی زندگی کی تکمیل صنف نازک کے بغیر ممکن نہیں۔ عورت نصف انسانیت کے مترادف ہے۔ اگر مرد انسانیت کے ایک حصہ کی ترجمانی کرتا ہے تو دوسرے حصہ کی عورت ترجمان ہے، دنیا میں ازل سے لے کر ابد تک کسی ایسی سوسائٹی یا سماج کا تصور نہیں کیا جاسکتا جو تنہا مردوں پر ہی مشتمل ہو اور جس میں عورت اور مرد شانہ بشانہ موجود نہ ہوں۔ اس لئے عورت زندگی کے نظام کا ایک اہم جزو لاینفک ہے۔ اس لئے یہ امر بھی لازم وملزوم ہے کہ کوئی ایسی تحریک یا انقلاب کی کوشش جو زندگی کی اصلاح سے تعلق رکھتی ہو خواہ وہ سیاسی ہو، سماجی ہو، اخلاقی ہو یا معاش اور معیشت سے تعلق رکھتی ہو، ہم جنس یعنی عورت کو ساتھ لئے بغیر نہ چل سکتی ہے اور نہ ہی ثمر بار ہوسکتی ہے۔ اسلام پوری زندگی کے لئے ایک انقلابی اور متحرک وزندہ جاوید تحریک کی حیثیت کا حامل ہے۔ اس لئے اس امر کا تو تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ خواتین کو نظرانداز کر کے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا جاسکتا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور بندی ہونے اور اس کے سامنے جوابدہ ہونے اور اپنے اپنے اعمال کا بدلہ پانے کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے۔

حقوق کا مفہوم:

انسان، انسان کی ضرورت ہے، اسی لئے اس کی گروہی جبلت اسے اپنے ہم

جنسوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے لے کر تادمِ زیست بے شمار افراد کی خدمات، توجہ، امداد اور سہاروں کا محتاج ہے۔ اپنی پرورش، خوراک، لباس، رہائش اور تعلیم و تربیت کی ضروریات ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی فطری صلاحیتوں کے نشوو ارتقاء اور ان کے عملی اظہار کے لئے بھی وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ یہ اجتماعی زندگی اس کے گرد تعلقات کا ایک وسیع تانا بانا تیار کرتی ہے۔ خاندان، برادری، محلے، شہر، ملک اور بحیثیت مجموعی پوری نوع انسانی تک پھیلے ہوئے تعلقات کے یہ چھوٹے بڑے دائرے اس کے حقوق و فرائض کا تعین کرتے ہیں۔ ماں، باپ، بیٹے، شاگرد، استاذ، مالک، ملازم، تاجر، خریدار، شہری اور حکمراں کی بے شمار مختلف حیثیتوں میں اس پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور ان فرائض کے مقابلہ میں وہ کچھ متعین حقوق کا مستحق قرار پاتا ہے۔(۱)

تاریخ کے ہر دور میں انسانی افراد کا اتحاد حقوق کی حفاظت اور اس کے استحکام کی خاطر قائم ہوا، قدیم سے قدیم زمانوں کی حکومتیں ان حقوق کا تحفظ اپنا فرض سمجھتی رہی ہیں۔ حقوق کی نوعیت اور تعداد بدلتی اور بڑھتی رہی۔(۲) حق وہ ہے جس سے انکار ممکن نہیں، حق ہمیشہ ثبت ہوتا ہے سچ ہوتا ہے۔(۳)

انبیاء علیہم السلام اور حقوق انسانی:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو فرائض انسانی و حقوق انسانی کے تحفظ کا ذمہ ٹھہرایا، تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اس کی مظہر ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے دور میں قابیل کے ہاتھوں ہابیل کا قتل حقوق انسانی کے حوالے سے پہلا حق تلفی کا واقعہ ہے۔ جس کی حضرت آدم علیہ السلام نے سخت مذمت کی، حضرت نوح علیہ السلام نے عذاب خداوندی کی آمد پر نسل انسانی و نسل حیوانی کو بحری بیڑہ میں بٹھا کر جانی تحفظ فراہم کیا، ورنہ نسل انسانی روئے زمین سے ختم ہو جاتی، اسی لئے آپ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے تجارتی حقوق کی تعلیم دی، لیکن جب قوم کم تولنے اور ملاوٹ کرنے سے باز نہ آئی تو انہیں تباہ کر دیا گیا۔(۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلا کر، انسانی حقوق فراہم کئے، بچوں کو زندگی کا حق فراہم کیا، من و سلویٰ کا بطور غذا کے اہتمام کیا۔ مقتول کے قاتل کی

نشاندہی کرا کے اس کے حقوق کا تحفظ کیا، حضرت خضر علیہ السلام کا گرتی ہوئی دیوار کی تعمیر کر کے فرمانا اس کے نیچے خزانہ ہے، جو یتیم بچوں کے لئے ہے، اس عمل کے ذریعہ بچوں کے مالی حقوق کا تحفظ فرمایا، کشتی کا تختہ اکھاڑ کر اس میں عیب پیدا کر کے ملکیتی تحفظ فراہم کیا، ورنہ بادشاہ وقت کشتی غصب کر لیتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے بحیثیت جج لوگوں کو انصاف کے ذریعہ حقوق فراہم کئے، آپ نے انسانوں کے ساتھ جانوروں کو بھی ان کے حقوق فراہم کئے، حضرت ذوالقرنین رحمہ اللہ نے اپنی حکومت و دانش مندی کے ذریعہ دیوار تعمیر کر کے انسانوں کو یاجوج ماجوج سے جانی و مالی تحفظ فراہم کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو روحانی صحت کے ساتھ جسمانی صحت بھی عطا فرمائی، اس لئے کہ صحت مندی بھی انسانی حق ہے، جس کا اہتمام کرنا حکومت وقت کے فرائض میں شامل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نہ صرف حقوق فراہم کئے، بلکہ انہیں فرائض کی ادائیگی کے لئے بھی تیار کیا اور آگاہ کیا ہر حق اپنے ساتھ ایک فریضہ بھی ساتھ لاتا ہے، آج کوئی اپنا فرض نباہنے کے لئے تیار نہیں، صرف حقوق کے حصول پر مصر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مظلوموں کو ان کا حق فراہم کرنے کے لئے حلف الفضول کا حلف اٹھایا کہ کسی کو حق تلفی نہیں کرنے دیں گے۔(۵)

بنو زبید کے تاجر کو عاصم بن وائل سے معاوضہ دلوایا۔(۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس حلف کے بدلہ اگر سو سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو قبول نہ کرتا، اور آج بھی کوئی اس حلف کے لئے بلائے تو میں تیار ہوں، یعنی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا اعلان فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر مذاہب و اقوام کے ساتھ میثاق مدینہ کیا اور اس میثاق کے ذریعہ یہودی عیسائی مشرکین سب کے مذہبی و سیاسی حقوق کے تحفظ کا اعلان کیا۔ اپنی زندگی کے آخری عظیم خطاب جسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے، اس میں خاص کر خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے خصوصی ہدایات جاری کیں۔

اسلام خواتین کو تمام حقوق فراہم کرتا ہے، جس میں زندگی کا حق، عزت کا حق،

معاشرتی حقوق، آزادی نقل وحرکت کا حق، آزادی، عزت کا حق، معاشرتی حقوق، آزادی نقل و حرکت کا حق، آزادی اظہارِ رائے کا حق، شوہر کے انتخاب کا حق، سیاسی حقوق، حصول علم کا حق، جائداد کا حق، خرچ کرنے کا حق، ملازمت (مشروط) کا حق، گواہی کا حق، وراثت کا حق، مہر کا حق، نان نفقہ کا حق، خلع کا حق، اولاد کی پرورش کا حق، وصیت کا حق وغیرہ۔

اس تصور کو تسلیم کرنے کے بعد عورت کی عظمت فرش خاک سے بلند ہوکر کائنات مہ و انجم سے بھی کہیں آگے نکل جاتی ہے اور اسے قدرتی طور پر ایسا اونچا مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ فکر ونظر کے لئے اس سے بڑھ کر بلندی کا تصور ممکن نہیں ہے، الآیہ کہ وہ اپنے فکر وعمل سے خود کو اس بلندی کا نااہل ثابت کردے، پھر تو دنیا کی کوئی قوت اسے عزت ورفعت نہیں دے سکتی۔

اسلام کے نزدیک انسان کی فلاح وسلامتی، فکر اور درستگی عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ ان نظریات کو جاہلانہ نظریات سمجھتا ہے جو عورت کو محض عورت ہونے کی وجہ سے ذلیل تصور کر کے انسانیت کی بلند ترین سطح سے دور پھینک دیتے ہیں، اور مرد کو محض اس لئے "عرش بریں" کا حق دار خیال کرتے ہیں کہ وہ مرد ہے۔(۷)

اس نے غیر مبہم الفاظ میں واضح کر دیا کہ عزت وذلت اور سربلندی ونیک بختی کا معیار صلاح وتقویٰ اور سیرت واخلاق ہے، جو اس کسوٹی پر جتنا کھرا ثابت ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قابل قدر اور مستحق اکرام ہوگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (۸)

جس مرد اور عورت نے بھی اچھا کام کیا اگر وہ مومن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے، اور ان کے بہتر اعمال کا جنہیں وہ کرتے تھے اجر دیں گے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (۹)

بلاشبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور اہل ایمان مرد اور اہل ایمان عورتیں اور عبادت گزار مرد اور عبادت گزار عورتیں سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کیا ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (۱۰)

پس اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میری راہ میں تکلیف دی گئی، اور جو لڑے اور مارے گئے تو ضرور میں ان کی غلطیاں معاف کروں گا اور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ بدلہ ہے اللہ کی جانب سے اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔

یعنی نوع انسانی کی دونوں اصناف میں سے جو صنف بھی اپنے نامہء اعمال کو پاکیزگیٔ کردار سے جلا یاب کر لے، سرخروئی اور کامیابی اس کے لئے مقدر ہو چکی ہے، خالق کائنات کی جانب سے یہ سوال نہیں کیا جائے گا کہ تمہارا تعلق کس طبقہ اور کس صنف انسانی سے تھا، لیکن اگر

کوئی اپنی کتاب زندگی کو اعمال بد سے سیاہ کر چکا ہے تو سربلندی اور بامرادی کی توقع نہیں رکھنی چاہئے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر ان مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں، جنہوں نے اپنی جان و مال اور اپنی خواہشات وجذبات کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیا۔

> وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے، اس کی عبادت کرنے والے، اس کی حمد وثنا کرنے والے، روزہ رکھنے والے، اس کے سامنے رکوع وسجدہ کرنے والے، بھلائی کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور مومنوں کو خوشخبری دو۔(۱۱)

ایک دوسرے مقام پر ازواج مطہرات کو اپنے اندر بعینہ ان ہی صفات کے پیدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان صفات کے بغیر وہ نبی کے حبالہء عقد میں نہیں رہ سکتیں اور نبی کو بڑی آسانی سے ایسی بیویاں مل جائیں گی جو ان اوصاف سے متصف ہوں گی، ارشاد ہوا:

> عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ (۱۲)
>
> اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو اس کو تمہارے عوض تم سے بہتر بیویاں عطا کرے گا، جو اللہ کی اطاعت کرنے والی، ایمان رکھنے والی، فرماں بردار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار اور روزہ رکھنے والی ہوں گی، جو بیاہی ہوئی اور دوشیزہ دونوں طرح کی ہو سکتی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے نزدیک صلاح وتقویٰ اور آخرت کی کامیابی کا جو معیار مرد کے لئے ہے وہی معیار عورت کے لئے بھی ہے۔ اس معیار کو پورا کئے بغیر نہ مرد اپنی منزل کو پاسکتا ہے اور نہ عورت۔

قرآن مجید ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ زندگی کی گہما گہمی اور نشیب وفراز میں ہمیشہ مرد اور عورت میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار اور معاون ہے۔ زندگی کے بار گراں کو دونوں کو سنبھالنا

ہے۔تمدن کا ارتقاء دونوں کے اتحاد سے ممکن ہے، دنیا کی کوئی قوم اور کوئی تحریک ان میں سے کسی بھی طبقہ کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ جس طرح حق کے فروغ اور اس کے غلبہ و اقتدار میں مرد اور عورت دونوں شانہ بہ شانہ مصروف عمل نظر آتے ہیں، اسی طرح باطل کی ترقی و استحکام میں بھی دونوں حصہ دار اور شریک کار ہیں۔ (۱۳)

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ (۱۴)

منافق مرد اور منافق عورتیں آپ میں ایک ہی ہیں، برائی کا حکم دیتے اور بھلائی سے روکتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روکے رکھتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے بھی انہیں فراموش کر دیا۔ بلاشبہ منافق بڑے ہی نافرمان ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ (۱۵)

ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں، وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، ان لوگوں پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ بلاشبہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور فطرت کا تقاضہ ہے کہ انسان بحیثیت انسان (خواہ مرد ہو یا عورت) مساوی حیثیت کے مالک ہوں اور اللہ تعالیٰ نے دونوں جنسوں کو اپنے اپنے عمل کا ذمہ دار بنایا ہے اور یہ امر بھی واضح اور غیر مبہم ہے کہ انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنے اپنے اعمال خیر وشر کے خود ہی ذمہ دار ہیں، یہ نہیں ہوسکتا کہ مرد اگر جرم یا کرے تو عورت کو سزا دے دی جائے یا اگر عورت مجرم ہو تو اس کے بجائے مرد کو سزا دی جائے، قرآن کریم کا واضح فیصلہ ہے کہ:

جو کوئی برائی کرے گا اس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا، جتنی اس نے برائی کی ہوگی
خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت
بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، جہاں ان کو
بے حساب رزق دیا جائے گا۔(۱۶)

ایک دوسری جگہ سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے کہ:

وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (۱۷)

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ
دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو، جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا
حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے۔
ہاں اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا
علم رکھتا ہے۔

اسلام میں عورت و مرد کو یکساں حیثیت دی گئی ہے۔ بعض آیات میں دونوں سے انسان کی حیثیت سے خطاب کیا گیا ہے، اور بعض آیات میں دونوں اصناف کے نام لے کر پکارا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو یکساں اپنے اپنے مقام اور مرتبہ سے ذمہ دار ٹھہرایا ہے، اور دونوں ہی اپنی اپنی حیثیت سے اس کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ (۱۸)

سورۃ النساء اور سورۃ الحجرات سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب (مرد و عورت) کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے اور اس کی جنس سے جوڑے پیدا کئے، نیز پھر فرمایا گیا کہ لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تا کہ تم ایک دوسرے کو پہنچانو، لیکن تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے۔ یعنی جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے۔

انسانی تمدن میں دونوں کو یکساں حیثیت حاصل ہے۔عورت بھی ایک انسان ہے، جس طرح کہ مرد۔لہٰذا معاشرے اور تمدن میں عام انسانی حقوق یعنی احترام، عزت نفس، ذمہ داری، و دیگر امور میں یکساں طور پر دونوں صنفوں کا برابر کا حق ہے۔مرد محض مرد ہونے کی بناء پر ان حقوق کا حقدار اور عورت محض عورت ہونے کی بناء پر فطری اور جائز حقوق سے محروم نہیں کی جاسکتی ہے۔

قرآن کریم میں دیگر مقامات پر بھی اس طرح کی مثالیں موجود ہیں، مثلاً:

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا (۱۹)

اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔

ایک حدیث میں ہے:

من عال جاریتین حتی تبلغاء جاء یوم القیمه انا و هو ضم اصابع (۲۰)

یعنی جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں، یعنی انگشت شہادت اور دوسری انگلی ساتھ ملا کر دکھائیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد گرامی ہے:

خیر متاع الدنیا المرأة الصالحه (۲۱)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا نیک بیوی، شوہر کے لئے دنیا میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:

جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش

کرے، تو یہی لڑکیاں قیامت کے دن اس کے لئے دوزخ میں آڑ بن جائیں گی۔(۲۲)

ایک اور حدیث میں فرمایا:

حبیب الی من الدنیا النساء الطیب (۲۳)

دنیا کی نعمتوں میں بہترین نعمت نیک بیوی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور جگہ مزید فرمایا:

دنیا کی چیزوں میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب عورت اور خوشبو ہے۔(۲۴) یعنی دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو ذلت ورسوائی کے مقام سے اتنی تیزی سے اٹھایا اور حقوق ومراعات سے نوازا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہم اپنی عورتوں سے گفتگو کرتے اور بے تکلفی برتتے ہوئے بھی ڈرتے تھے کہ کہیں ہمارے متعلق کوئی حکم نہ نازل ہو جائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ بے تکلف رہنے لگے۔(۲۵)

اس مظلوم صنف کو حق زیست تک حاصل نہ تھا۔قرآن کریم نے کہا نہیں! وہ زندہ رہے گی اور اس کے اس حق پر جو شخص بھی دست درازی کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی باز پرس ہوگی۔

کیا میں تجھے بتاؤں کہ بڑی فضیلت والا صدقہ کونسا ہے؟ اپنی اس بچی پر احسان کرنا جو (بیوہ ہونے یا طلا دے دیئے جانے کی وجہ سے) تیری طرف لوٹا دی گئی ہو اور جس کا تیرے سوا کوئی کفیل اور بار اٹھانے والا نہ رہا ہو۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال جاریتین حتی تدر کا دخلت الجنة انا وھو کھاتین و اشارہا سبعیہ السبابة والوسطی با بان معجلان عقو بتھما فی الدنیا البغی

والعقوق(۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس کسی نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو میں اور وہ اس طرح جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو راستے ایسے ہیں جن پر دنیا میں بہت جلد عذاب داخل ہوتا ہے، ظلم وتعدی اور نافرمانی۔

اس حدیث کے آخری جملہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بہت ہی اونچی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وہ یہ کہ ظلم کی عمر ویسے بھی بہت مختصر ہوتی ہے، لیکن خاص کر ظلم کے وہ تیر جن کے ہدف اپنے ہی جگر گوشے ہوں مظلوم کے سینے میں پیوست ہونے سے پہلے ہی ظالم کی مہلت حیات ختم کر دیتے ہیں۔

دنیا نے عورت کو منبع معصیت اور مجسم پاپ اور گناہ سمجھ رکھا تھا، لیکن کائنات کی اس برگزیدہ ہستی نے دنیا کو تقویٰ وخدا ترسی کے آداب سکھائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حُبّب الیّ من الدّنیا النساء والطیب و جعلت قرۃ عینی فی الصّلوٰۃ(۲۷)

دنیا کی چیزوں میں مجھے عورت اور خوشبو پسند ہے (لیکن) میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

یعنی عورت سے نفرت اور صفائی ونفاست سے بیزاری، خداترسی کی دلیل نہیں ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

اے لوگو! تمہاری بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے، اور تمہارا ان پر حق ہے، بلاشبہ عورتیں تمہارے پاس مقید ہیں کہ وہ اپنی ذات کے لئے کسی چیز پر قادر نہیں، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے طور پر حاصل کیا ہے، اور انہیں اپنے اوپر اللہ کے کلمات کے ساتھ حلال کیا ہے، لہٰذا عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی

وصیت قبول کرو۔(۲۸)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جابجا مسلمانوں کو عورت اور مرد کے درمیان یکجہتی کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اضافہ ہوتا ہے۔کوئی بھی معاشرہ عورت و مرد کے بغیر نہیں ہے، بلکہ نسل کی افزائش و انسانی زندگی کا کاروبار عورت اور مرد کے بغیر چل نہیں سکتا۔ اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں خطاب فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى (۲۹)

لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔

انسانی تخلیق کے اعتبار سے عورت بھی مرد کی طرح مکمل بنائی گئی ہے، اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے زیادہ بھلائی نہیں دی گئی، ایک دوسرے کی صنف کے اعتبار سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں اور نہ معاشرے میں ان کے درمیان کوئی فرق روا رکھا گیا ہے یعنی دونوں کو حقوق برابر دیئے گئے ہیں، صنف کا کوئی فرق نہیں کیا گیا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے، اس میں کسی انسان کو کوئی دخل نہیں۔ارشاد ربانی ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝۱۹۵ (۳۰)

تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا، تم ایک دوسرے کی جنس ہو، تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے، اور اپنے گھروں سے نکالے گئے، اور ستائے گئے، اور لڑے اور قتل کیے گئے، میں ان کے گناہ دور کردوں گا، اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے، اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں کہ عورت اور مرد کے اعمال میں انہیں اجر برابر کا دیا جائے گا اور یہ بات موکد ہوتی ہے کہ مرد وعورت ایک دوسرے کا جزو ہیں، ایک ہی خون سے بنے ہیں۔ اس لئے ہر وہ عورت جو ہجرت کرے اور جہاد کرے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسے تکلیف پہنچے اور یہ اپنی ذمہ داری ادا کرتا رہے تو ان دونوں کو بغیر صنف کے فرق کے ثواب برابر دیا جائے گا۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور انسانی حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی انسانی حقوق کا مکمل خیال رکھا اور انہیں فرائض کی بجا آوری پر تیار کیا جہاں کوئی کوتاہی سامنے آئی طاقت کے ذریعہ اس کا ازالہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور بہت نمایاں ہے، مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں کے حقوق کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا، ابولولو مجوسی غیر مسلم نے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے گرفتار کرنے کا مشورہ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دھمکی دی، عمل تو نہیں کیا، قتل تو نہیں کیا میں کیسے گرفتار کروں؟ بالآخر اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، یہی عمل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تھا، بغاوت کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا جو غلام میرے دفاع میں حملہ آور دشمنوں سے نہیں لڑے گا وہ آزاد ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ مسلمان کی تلوار مسلمان کے خلاف اٹھے، اگر یہ تلوار ایک دفعہ نیام سے باہر نکل آئی تو پھر کبھی نیام میں داخل نہیں ہوگی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے سابقہ حکمرانوں کے وہ فیصلے جن سے انسانی حقوق کی پامالی ہوئی تھی، سالہا سال محنت کر کے ان کا ازالہ کیا، نفلی حتیٰ کہ حج جیسی اہم عبادت کو بھی نظر انداز کیا تا کہ سابقہ ظلم کا ازالہ ہو سکے، اور لوگوں کو جلد سے جلد انصاف مل سکے، محمد بن قاسم ایک خاتون کی بازگشت پر اسے آزادی وزندگی کا حق فراہم کرنے کے لئے سندھ آئے اور سندھ کو اسلام کا گہوارہ بنا گئے۔

مغرب اور خواتین کے حقوق:

انسان، انسان کی ضرورت ہے اسی لئے اس کی گروہی جبلت اسے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے لے کر تادم زیست بے شمار افراد کی خدمات، توجہ، امداد اور سہاروں کا محتاج ہے۔ اپنی پرورش، خوراک، لباس، رہائش اور تعلیم و تربیت کی ضروریات ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی فطری صلاحیتوں کے نشو و ارتقاء اور ان کے عملی

اظہار کے لئے بھی وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ یہ اجتماعی زندگی اس کے گرد تعلقات کا ایک وسیع تانا بانا تیار کرتی ہے۔ خاندان، برادری، محلے، شہر، ملک اور بحیثیت مجموعی پوری نوع انسانی تک پھیلے ہوئے تعلقات کے یہ چھوٹے بڑے دائرے اس کے حقوق و فرائض کا تعین کرتے ہیں۔ ماں، باپ، بیٹے، شاگرد، استاذ، مالک، ملازم، تاجر، خریدار، شہری اور حکمران کی بے شمار مختلف حیثیتوں میں اس پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور ان فرائض کے مقابلہ میں وہ کچھ متعین حقوق کا مستحق قرار پاتا ہے۔ (۳۱)

تاریخ کے دور میں انسانی افراد کا اتحاد حقوق کی حفاظت اور ان کے استحکام کی خاطر قائم ہوا، قدیم سے قدیم زمانوں کی حکومتیں ان حقوق کا تحفظ اپنا فرض سمجھتی رہی ہیں۔ حقوق کی نوعیت اور تعداد بدلتی اور بڑھتی رہی، لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ (۳۲) ثابت ہوا کہ حق وہ ہے جس سے انکار ممکن نہیں، حق ہمیشہ مثبت ہوتا ہے سچ ہوتا ہے۔ (۳۳)

آج یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسانی حقوق ہمیں مغرب نے فراہم کئے ہیں۔ انسانی حقوق کے یہ چیمپئن پروپیگنڈہ کے ذریعہ اس تصور کو بڑی قوت سے فروغ دے رہے ہیں، حالانکہ ان ممالک کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو صورت حال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔

ہمیں اس کا اعتراف ہے قوانین حمورابی ۲۰۰۰ء قبل مسیح میں قصاص، آزادی، نقصان پہنچانے اور آگ لگانے ملکیت حاصل کرنے کے قوانین موجود تھے۔

۶۴۰ء قبل مسیح میں یونان میں ''صولون'' کا قانون نافذ تھا جس میں قرض دار کو تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔ (۳۴) ۵۰۰ء قبل مسیح میں روم میں ''بارہ تختیوں'' کا قانون موجود تھا، جس میں رسوم ورواج کو تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔ لیکن یہ قوانین سب کے لئے نہیں تھے، بلکہ حکمراں کے لئے الگ عوام کے لئے الگ قانون تھا، یہ قوانین طاقت ور کو مزید طاقت ور اور کمزور کو مزید کمزور بناتے تھے، یہ غیر منصفانہ قوانین تھے، جن سے انسانی حقوق کا تحفظ نہیں ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے جنگوں کے نتیجہ میں جب حکومتیں کمزور ہوئیں تو عوام طاقتور ہوگئے، انہوں نے مساوی حقوق کے حصول کے لئے طویل جدو جہد شروع کی اور اپنے حقوق حاصل کئے، جس کی مختصر تاریخ یہ ہے۔

- **برطانیہ:** میں تیرھوی صدی عیسوی میں انسانی حقوق کا تعین کیا گیا، اس کی بنیاد ۱۰۳۷ء میں شاہ کامریڈ دوم نے رکھی ۱۱۸۸ء میں شاہ الفانسونہم نے اسے کچھ بہتر

بنایا(۳۵) شاہ جان نے ۱۵ جون ۱۲۱۵ء کو میگنا کارٹا قوانین کی منظوری دی، ۱۶۲۸ء میں خواتین کے کچھ حقوق کا تعین کیا گیا، ۱۶۷۹ء میں اسے بہتر بنایا گیا، ۱۶۸۹ء میں اسے مزید بہتر بنایا گیا،(۳۶) کچھ قانون اصلاح ۱۹۱۸ء کے تحت خواتین کو ووٹ کا حق حاصل ہوا۔(۳۷)

- **سوئٹزرلینڈ:** اس ملک کو ۱۸۹۳ء میں فرانس سے آزادی ملی ۱۸۴۸ء میں آئین تیار ہوا، ۲۹ مئی ۱۸۷۴ء میں نافذ ہوا ۱۹۷۱ء میں خواتین کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا۔(۳۸)
- **فرانس:** ۱۷۸۹ء تا ۱۷۹۹ء انقلاب فرانس کی تحریکات کا دور ہے، جس کے نتیجہ میں کچھ آئینی حقوق عوام کو حاصل ہوئے، لیکن خواتین کو ووٹ کا حق ۱۹۴۵ء میں حاصل ہوا۔(۳۹)
- **امریکہ:** کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں دریافت کیا، جس پر برطانیہ نے قبضہ کرلیا، ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو آزادی دی گئی، لیکن اس کی تکمیل ۳ ستمبر ۱۷۸۳ء کو انسانی حقوق کے حوالہ سے آئین میں ترمیم کی گئیں، ۱۹۲۰ء میں خواتین کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا۔(۴۰)
- **چین:** ۱۹۴۹ء میں کمیونسٹ حکومت برسراقتدار آئی ستمبر ۱۹۵۴ء میں پہلا آئین منظور ہوا ۱۹۷۵ء میں دوسرا آئین منظور ہوا، ۱۹۷۸ء میں تیسرا آئین منظور ہوا، ۴ ستمبر ۱۹۸۲ء میں چوتھا آئین منظور ہوا، اس آئین کے تحت ۱۸ سال کے تمام شہریوں کو ووٹ دینے کا حق ملا اور انسانی حقوق فراہم کئے گئے۔(۴۱)
- **بھارت:** ۱۵۔اگست ۱۹۴۷ء کو برطانیہ سے آزاد ہوا، ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء میں پہلا آئین تیار ہوا، ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو نافذ ہوا، جس میں ھندو مذہب کی بنیاد پر جو انسانی حقوق پامال ہوا ہے، ان کی کچھ اصلاح کی گئی، مساوات، ملازمت، چھوت چھات پر پابندی، آزادی مذہب، ثقافتی وتعلیمی حقوق فراہم کئے گئے۔(۴۲)

دنیا کی بڑی جمہوریتوں کی اس مختصر تاریخ سے واضح ہوتا ہے بیسویں صدی میں انسانی حقوق کی فراہمی کا آغاز ہوتا ہے، جبکہ اسلام نے چودہ سو سال قبل افراط و

تفریط سے پاک انسانی حقوق فراہم کئے تھے، اور یہ اعزاز صرف مذہب اسلام کو حاصل ہوا کہ اس نے مردوخواتین کو مساویانہ باعزت مقام دیا اور مساویانہ حقوق فراہم کئے، ورنہ دیگر مذاہب میں حقوق تو دور کی بات ہے خواتین کو باعزت مقام بھی فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

- **یہودیت :** دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ہے، لیکن بھائیوں کی موجودگی میں اسے وراثت کا حق نہیں ملتا تھا، اسی طرح باپ کو اسے فروخت کرنے کا بھی حق حاصل تھا۔ یہودی روایات کے مطابق حوا شیطان کا آلہ کار اور ازلی گناہ گار تھیں، یہی وجہ ہے عورتوں کو شوہر کے تابع مملوکہ بنا کر رکھا گیا۔(۴۳)
- ہندو مذہب: اس مذہب میں مردوں کا مقام بھی ذات پات کی بنیاد پر چار درجوں میں تقسیم ہے۔عورت مطلقاً مرد کے تابع ہے، پہلے باپ پھر شوہر، پھر بڑے بیٹے، آخر میں اپنے قریبی عزیز مردوں کے حتیٰ کہ شوہر مر جائے تو عورت کو ''ستی'' ہونا (لاش کے ساتھ زندہ جلنا) پڑتا ہے۔ بیٹی و بیوی کو میراث نہیں ملتی ہے۔ اگر مل جائے تو خرید و فروخت نہیں کر سکتی ہے۔عورت نکاح کے بعد خلع نہیں لے سکتی ہے، مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی ممانعت ہے، گواہی نہیں دے سکتی ہے۔(۴۴)
- عیسائیت: اس مذہب میں بھی عورت کو حقوق نہیں دئے گئے، بلکہ اس کی تذلیل کی گئی ہے، عورت کو گناہ گار اور بدی کی جڑ قرار دیا گیا ہے، اسے شیطان کا دروازہ، مرد کو نقصان والی ہستی قرار دیا گیا ہے، ایک راہب کے بقول عورت امن کی دشمن ہے اور اس بچھو کی مانند ہے جو ہر وقت ڈنک مارنے کے لئے تیار رہتی ہے۔لہٰذا شیر و بچھو کی طرح عورت سے بھی بچنا چاہئے۔(۴۵)

غالباً عورت سے اس نفرت کی ایک وجہ رہبانیت بھی ہے، اس لئے کہ جو عورت سے دور رہتا ہے وہ منصفانہ رائے بھی قائم نہیں کر سکتا ہے۔ یہی افکار و خیالات بدھ مذہب، جین مذہب اور دنیا کی مختلف تہذیبوں میں رائج ہیں، جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی کسی تہذیب و مذہب میں نہ وہ مقام حاصل تھا نہ وہ حقوق حاصل تھے، جو اسے اسلام نے عطا کئے ہیں، ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اسلام کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔

مختلف علاقائی کلچر کا ہم پر غلبہ ہوگیا ہے، ہم نے رسوم و رواج کو دین سمجھ لیا ہے اور اسی تصور کے ساتھ مسلمان خواتین کی حق تلفی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ میں نے اس حوالہ سے اہل علم میں شعور اجاگر کرنے کے لئے ایک سالانہ سیمینار بعنوان ''خواتین کا مقام اور ان کے حقوق و فرائض'' سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تناظر میں عبداللہ گرلز کالج میں ایم اے کی بچیوں کے درمیان منعقد کیا، یہ مقالات طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے اس مجلہ میں شامل کئے گئے ہیں، (ان کا شمار تحقیقی مقالات میں نہیں کیا جائے گا)، اس کے علاوہ صوبائی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس اسی حوالہ سے منعقد کی، جس میں پیش کردہ منتخب تحقیقی مقالات اردو، عربی، انگریزی اور سندھی میں (ریویو کمیٹی کی اجازت سے) اس نمبر کی صورت میں پیش کئے جارہے ہیں۔ سندھ کے اسکالرز کو درج ذیل عنوانات پر تحقیقی مقالات لکھنے کی دعوت دی گئی تھی۔

☆...... اسلام سے قبل خواتین کا مقام،
☆...... خواتین کا مقام سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... ادیان و مذاہب میں خواتین کا مقام۔
☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت ماں سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت بیٹی سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت بیوی سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت بہن سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... خواتین کے معاشرتی حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... خواتین کے مالی حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... خواتین کے سیاسی حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... خواتین کے حقوق عالمی قوانین کی روشنی میں۔
☆...... خواتین سے حسن سلوک سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔
☆...... مکی عہد میں خواتین کا کردار۔
☆...... مدنی عہد میں خواتین کا کردار۔

☆ ...... غزوات نبوی ﷺ میں خواتین کا حصہ۔

☆ ...... خواتین کی علمی خدمات۔

☆ ...... خواتین سے متعلق شرعی شخصی قوانین (پرسنل لاء)

☆ ...... خاندانی نظام اور خواتین۔

☆ ...... قبائلی، علاقائی رسوم ورواج اور خواتین۔

☆ ...... خواتین کے فرائض بحیثیت ماں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆ ...... خواتین کے فرائض بحیثیت بیٹی سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

☆ ...... خواتین کے فرائض بحیثیت بیوی سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆ ...... خواتین کے فرائض بحیثیت بہن سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

☆ ...... خواتین پر بچوں کی تربیت کی ذمہ داری سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆ ...... خواتین کے لئے اسلام کا نظام کفالت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆ ...... خواتین اور حجاب۔

☆ ...... تحریکات نسواں اور اس کے اثرات وثمرات۔

☆ ...... خواتین کے لئے شرعی رعایتیں۔

اسی مجلہ میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے زیر اہتمام اشتہار کے ذریعہ جنوری ۲۰۱۴ء میں منعقد ہونے والی نئی کانفرنس کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے، جس کا عنوان ہے:

''بچوں کے حقوق وفرائض سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں''

امید ہے محققین واسکالرز ابھی سے مقالات تحریر کرنے کا آغاز کردیں گے، اور ۳۰ نومبر ۲۰۱۳ء تک اپنے مقالات کسی ایک زبان میں تحریر کر کے ارسال فرمادیں گے تاکہ ریویو کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاسکیں اور مقررہ وقت پر کانفرنس کا انعقاد ہو سکے۔

آخر میں ان تمام خواتین کا خصوصی شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد میں مکمل تعاون کیا اور میرا حوصلہ بڑھایا ان دوستوں کا بھی جنہوں نے دام درم سخنے تعاون کیا اور کانفرنس میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنایا، حسب سابق منتخب شرکاء کے تاثرات بھی مجلہ